دار الافتاء

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾.....مذکورہ صورت میں جن نمازیوں کے سامنے یا دیوار وغیرہ پر کسی جاندار کی تصویر لگی ہو تو انکی نماز مکروہ ہے، لیکن چونکہ یہ کراہت نماز کے ارکان وواجبات میں نقصان کی وجہ سے نہیں؛ اس لئے یہ نماز واجب الاعادہ نہیں ہے، تاہم وہاں جماعت کا اہتمام کرنے والوں کو چاہئے کہ جماعت سے پہلے ان تصاویر کو یا تو صاف کرنے کا اہتمام کریں یا ان پر کوئی پردہ وغیرہ ڈال دیں۔

﴿۲﴾.....پنکھوں پر بغرض حفاظت لپیٹے گئے اخبار کی تصویر اگر واضح نہ ہو اور دیکھنے والے کو صاف نظر نہ آئے، تو اس کی وجہ سے نماز میں کراہت نہیں آئے گی، البتہ اگر تصویر بالکل واضح ہو تو بلاشبہ نماز مکروہ ہے، لہذا مسجد کی انتظامیہ پر لازم ہے کہ پنکھوں پر سادہ ورنہ بلا تصویر کاغذ استعمال کریں۔

﴿۳-۴﴾.....اگر شناختی کارڈ پر لگی تصویر اتنی چھوٹی یا دھندلی ہو کہ ایک متوسط بینائی والا شخص اسے دیکھے تو اسے تصویر کے اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے، تو ایسی تصویر نمازی کے سامنے ہو تو مکروہ نہیں، لیکن اگر تصویر کے اعضاء کی تفصیل نظر آئے تو، پھر نماز مکروہ ہوگی خواہ تصویر بالکل سامنے ہو یا دائیں بائیں، البتہ ایسی چیزوں کے بارے میں نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ نماز کے اندر گر کر خلل انداز نہ ہوں، لیکن اگر گر جائے تو وہ نمازی یا اس کے برابر والا نمازی عمل قلیل کے ساتھ اٹھا کر جیب میں رکھ لے یا دری وغیرہ کے نیچے کردے، البتہ عمل کثیر سے احتراز کرنا لازم ہے؛ کیونکہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور عمل کثیر یہ ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔ (ماخذہ تبویب باضافۃ: ۳۹/۴۹۴)

فی الشامیہ: ج۱/۶۴۸

ولبس ثوب فيه تماثيل ذی روح وأن يكون فوق رأسه أو بين يديه أو بحذائه يمنة أو يسرة أو محل سجوده تمثال ولو فی وسادة منصوبة لا مفروشة واختلف فيما إذا كان التمثال خلفه والأظهر الكراهة و لا يكره لو كانت تحت قدميه أو محل جلوسه لأنها مهانة أو فی يده عبارة الشمنی بدنه لأنها مستورة بثيابه أو على خاتمه بنقش غير مستبين۔

قال فی البحر ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس أو صرة أو ثوب آخر وأقره المصنف أو كانت صغيرة لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهی على الأرض

فی الدر :مع الشامیة(۱:۴۷۵)

(کل صلاة أدیت مع کراهة التحریم تجب إعادتها)۔

إلا أن یدعی تخصیصها بأن مرادهم بالواجب والسنة التی تعاد بترکه ما کان من ماهیة الصلاة وأجزائها فلا یشمل الجماعة لأنها وصف لها خارج عن ماهیتها أو یدعی تقیید قولهم یتم ویقتدی متطوعا بما إذا کانت صلاته منفردا لعذر کعدم وجود الجماعة عند شروعه فلا تکون صلاته منفردا مکروهة والأقرب :الأول ولذا لم یذکروا الجماعة من جملة واجبات الصلاة لأنها واجب مستقل بنفسه خارج عن ماهیة الصلاة ۔

فی الشامیه:(ج۱/۶۴۷)

أما إذا کان فی یده وهو یصلی لا یکره وکلام النووی فی فعل التصویر ولا یلزم من حرمته حرمة الصلاة فیه بدلیل أن التصویر یحرم ؛ ولو کانت الصورة صغیرة کالتی علی الدرهم أو کانت فی الید أو مستترة أو مهانة معأن الصلاة ذلك لا تحرم بل ولا تکره؛لأن علة حرمة التصویر المضاهاة لخلق الله تعالی وهی موجودة فی کل ما ذکر،وعلة کراهة الصلاة بها التشبه وهی مفقودة فیما ذکر کما یأتی ۔

فی الهندیة :(۱:۱۰۱)

العمل الکثیر یفسد الصلاة والقلیل لا ،کذا فی محیط السرخسی واختلفوا فی الفاصل بینهما علی ثلاثة أقوال الأول أن ما یقام بالیدین عادة کثیر وإن فعله بید واحدة کالتعمم ولبس القمیص وشد السراویل والرمی عن القوس وما یقام بید واحدة قلیل وإن فعل بیدین کنزع القمیص وحل السراویل ولبس القلنسوة ونزعها ونزع اللجام ،هکذا فی التبیین وکل ما یقام بید واحدة فهو یسیر ما لم یتکرر،کذا فی فتاوی قاضی خان ۔

وفیه ایضا:(۱:۲۰۱)

أنه لو نظر إلیه ناظر من بعید إن کان لا یشك أنه فی غیر الصلاة فهو کثیر

مفسد وإن شك فليس بمفسد وهذا هو الأصح ـ

فی المبسوط للشیبانی : (۲۱۵:۱)

قلت أرأیت رجلا صلی وعلیه ثوب فیه تماثیل قال أکره له ذلك قلت فإن صلی فیه قال صلاته تامة قلت وکذلك لو صلی فی بیت وفی قبلة المسجد تماثیل قال نعم صلاته تامة قلت أرأیت رجلا صلی علی بساط فیه تماثیل قال أکره له ذلك قلت فإن فعل قال صلاته تامة ـ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد عدنان عزیز

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۲۹/۴/۲۶ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۴۲۹/۴/۲۶

الجواب صحیح

عبد المنان منصور

۱۴۲۹/۴/۲۶

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۳۲/۱۰۲۹

مورخہ ۲۹/۴/۲۷